مخطوطات عجائب خانۂ بیجاپور کی مختصر فہرست

(ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی ڈی لٹ (پیرس) پروفیسر دکن کالج پونہ)

ستارہ کی فتح کے بعد جب راجہ ستارہ کی وفات ہوئی تو بیجاپور کا شاہی کتب خانہ برطانیہ کے قبضہ میں آگیا جس کے اندر بے شمار عربی فارسی کتب تھیں اور گورنمنٹ اس کتب خانہ کو محفوظ کرنے کی طرف متوجہ ہوئی تاکہ فضلا اس سے کماحقہ استفادہ کرسکیں۔ مسٹر فریر[1] اس وقت ستارہ میں کمشنر تھے۔ انھوں نے بمبئی گورنمنٹ کو ان کتابوں کے متعلق ۱۰ دسمبر ۱۸۴۹ء کو رپورٹ بھیجی کہ شاہی کتب خانہ بیجاپور کے مخطوطات کا پتہ چلا ہے۔ جن کے ساتھ اس وقت آثار محل بیجاپور کے دیگر آثار شریف بھی تھے۔ غرضکہ بہت سے مراحل کے بعد یہ تمام مخطوطات ۱۸۵۳ء میں ایسٹ انڈیا اوس میں رکھے گئے۔

پھر لائبریرین کورٹ نے ان کو دیکھ کر ایک نوٹ لکھا جس کا ماحصل یہ تھا۔

"مخطوطات کا مجموعہ شاہان بیجاپور کا ہے۔ ان میں سے اکثر کتابوں پر بادشاہوں کی مہریں لگی ہیں، بعد میں یہ مخطوطات اورنگ زیب کے قبضہ میں آئے جس کی مہر اکثر کتابوں پر ثبت ہے۔ یہ مجموعہ زیادہ تر مذہبیات یعنی تفسیر، حدیث، کلام، وعظ، سلوک، فقہ، فلسفہ، ریاضیات، تاریخیات وغیرہ پر مشتمل ہے۔ ان میں شعر و شاعری پر کوئی کتاب نہیں ہے، جو یوروپین حضرات کے لیے دلچسپی کا باعث ہو۔ صرف ایک دو کتابیں شعر و شاعری پر عربی زبان میں ہیں۔

[1] Mr. H.B.E. Frere جو کمشنر ستارا تھا اور بعد میں گورنر بمبئی بھی ہوگیا تھا۔

غرضکہ اس مختصر سی کیفیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مجموعہ مخطوطات جو شاہان بیجاپور کا تھا وہ ایسٹ انڈیا آفس میں پہنچ گیا مگر یہیں موجودہ مجموعہ مخطوطات بیجاپور موزیم جن کا ایک مختصر سا بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ وہاں دو روزہ قیام میں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس سے معلوم ہوگا کہ ان میں سے کوئی بھی ایسا مخطوطہ نہیں ہے جو اس عادل شاہی کتب خانہ سے تعلق رکھتا ہو، اور یہیں ان کی صحیح حقیقت کا بھی علم نہیں کہ یہ کہاں سے لاکر یہاں رکھے گئے ہیں۔ یہ اس وقت بیجاپور میں گول گنبد کے احاطہ میں داخل ہوتے ہوئے اس کے دروازہ کے اوپر کے کمرہ میں شوکیسوں میں رکھے ہیں۔ افسوس اس امر کا ہے کہ تمام مخطوطات جو تعداد میں قریباً اسّی ہیں مزید احتیاط اور توجہ کے محتاج ہیں جس کے لیے لازمی ہے کہ ان کی کیا بلکہ اس تمام موزیم کی دیکھ بھال کے لیے ایک ایسا شخص مقرر ہو جو ان نوادر کو کسی قدر ضروری جانتا ہو اور ان مخطوطات کے علاوہ اور بھی بیشمار نوادرات موزیم میں ہیں جو اسلامی دور سے تعلق رکھتے ہیں یعنی یہاں کا محافظ کم سے کم کتاب کو صحیح طور پر تو کیا اس کا اُلٹ پلٹ تو سمجھتا ہو ورنہ ان کے مزید خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ میں نے اپنی تفصیل میں اصل نمبر رجسٹر اندراج کو قائم رکھا ہے مگر ان کو ان کے اصل موضوع کے اعتبار سے ایک جا کر دیا ہے تاکہ آئندہ اربابِ ذوق ان سے کماحقہ استفادہ کر سکیں اور اُن کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس موزیم میں کیا کیا ہے۔ میں آخر میں معذرت کرونگا کہ مجھ سے بعض بعض جگہ تفصیلات فنِ فہرست نویسی کے اعتبار سے تشنہ رہ گئی ہیں جس کا باعث وقت کی کمی ہے اور میں اِس ارادہ سے بیجاپور گیا بھی نہیں تھا مگر میں نے ان کی مختصر سی تفصیل کو بہت محسوس کیا جو یہاں درج ہے۔ انشاءاللہ پھر کبھی آئندہ اس تشنگی کو پورا کرنے کی کوشش کیجائیگی۔ آخر میں مجھے اپنے فاضل دوست قریشی محمد منیر محکمہ آثار قدیمہ ہند کا ممنون ہونا چاہیے۔ جنکی وساطت سے میں ان مخطوطات کو خاطر خواہ طور پر تھوڑے وقت میں دیکھ سکا۔

مخطوطات کو یہاں اُن کے مضمون کے اعتبار سے ترتیب دے کر درج کیا جاتا ہے اور ان کا اصل نمبر یعنی نشانِ اندراجِ رجسٹر میوزیم بیجاپور کو ہر مخطوطہ کی تفصیل کے اختتام پر درج کیا جاتا ہے، تاکہ صحیح حوالہ بھی قائم رہے اور اصحابِ علم باقاعدہ اس حوالہ سے اصل مخطوطہ کو بھی ملاحظہ کرسکیں۔

نسخِ قرآن کریم

۱۔ قرآن۔ یہ قرآن کریم کا مخطوطہ کافی بڑے حجم کا لمبائی چوڑائی میں ہے، جو اٹھارہ انچ اور بارہ انچ ہے۔ اور ہر صفحہ پر ستر ہ سطور ہیں، جلد بھی پرانی ہے، بلکہ معاصرانہ ہے۔ کیونکہ اُسی قدیم رسم الخط میں اس پر "لا یمسہ الا المطہرون" لکھا ہے جو عجیب وغریب ترتیب جدول کا کام دیتا ہے اس مخطوطہ کا رسم الخط بالکل ایک خاص نوعیت کا ہے، جو ضرور بہمنی سلطنت کی یادگار معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ دیگر نسخہ جات قرآن کے رسم الخط سے مختلف ہے جو عام طور پر اس وقت دیگر ممالک اسلامی میں پائے جاتے ہیں، بلکہ کسی قدر بہ خط بیدر اور دیگر دکنی کتبات کے مشابہ ہے۔ جہاں قرآن کریم ختم ہوتا ہے وہاں عجیب وغریب شکستہ خط نسخ میں یہ مذکور ہے۔

تم کتابت المصحف بعون الوہاب بتوفیقہ بخط بندہ ضعیف امیدوار رحمت پروردگار سراج فخری فی الحادی والعشرین من ذی الحجہ سنہ ثمان وثمانمائۃ ملتمس از دعای امت ..... ؟

آخر میں بعض سورتوں کی تفسیر فارسی اشعار میں چند صفحات پر ہے (م ۳)

۲۔ قرآن:۔ یہ قرآن کا مخطوطہ عجیب وغریب ہے اور عمدہ پرانی جلد میں ہے۔ اس کے اندر ابتدائی صفحہ پر ذیل کی عبارت موجود ہے۔

قرآن چو وقف کردہ درگاہ گیسو دراز از ولی بی بی زوجہ حضرت خان عالی شان رفیع المکان ... یاقوت خاں۔ عہد ابراہیم عادل شاہ سلمہ اللہ تعالیٰ ..... ہر کہ دریں روانہ تلاوت کند ..... تاریخ پانزدہم ماہ ذی القعدہ روز شنبہ ہزار و ... شدہ
(مہر ابراہیم عادلشاہ)

اس کے آخر میں یوں مذکور ہے۔

العبد الفقیر الی اللہ الغنی اسماعیل بن حاجی معبری غفر اللہ ذنوبہما و ستر عیوبہما الساکن فی شہر بندیاپور عز الدکن حرسہا اللہ عن المکائد و الفتن۔ آمین

حررہ فی التاریخ من یوم الجمعہ تسعۃ شہر شعبان المعظم ہے سنہ ثلاثۃ عشرہ والف۔

اس قرآن کا طرزِ تحریر اور رسم الخط بالکل ان قرآنوں کی طرح ہے جو یاقوت حموی کی طرف منسوب ہیں۔ یعنی ہر صفحہ پر درمیانی ابتدائی اور آخری سطور ذرا زیادہ جلی حروف ہیں۔ اور باہر کے حاشیہ تک بلکہ یہ کسی قدر مطلا و مذہب بھی ہیں۔

نہایت عمدہ پاکیزہ نسخی کا نمونہ ہے

یاقوت خاں ولد فرہاد خاں عہد عادل شاہی کا ایک مشہور سر برآوردہ امیر تھا اور اس نے اکثر رفاہ عام اور کار خیر میں حصہ لیا جس کی زوجہ نے یہ نسخۂ قرآن کریم گلبرگہ میں درگاہ گیسو دراز میں لوگوں کی تلاوت کے لیے پیش کیا (یاقوت خاں کا بیان بُرہان مآثر ص ۵۶۹۔۵۰۰ میں ملتا ہے۔

۳۔ چھوٹی تقطیع کی حمائل شریف۔ عمدہ ہے۔ پُرانی جلد پر " لا یمسہ الا المطہرون لکھا ہے۔ (م۔۲) (م۔۳)

۴۔ قرآن کریم۔ چھوٹی حمائل کی صورت میں۔ (م ۲۵)

(۵) قرآن کریم۔ حمائل درمیانی سائز۔ اس کے آخر میں یوں لکھا ہے۔

"کتبہ العبد الفقیر حقیر بہاء الدین قادری ابن شیخ ابراہیم ملتانی عرف منجو شاہ قادری بتاریخ یازدہم صفر ختم اللہ بالخیر والظفر۔ تمت تمام شد۔ ۱۰۸۷ھ مالک محمود حسن بھکری۔ (م۔۱۸)

۶۔ قرآن۔ حمائل شریف مجلد ہے اور کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی مگر اس کی جلد ضرور قابل توجہ ہے جو پُرانی ہے اور اس پر طغرا میں " اللہ کافی لکھا ہوا ہے اور تاریخ ۱۱۵۹ھ اور اس کی پشت پر چار بار " لا یمسہ الا المطہرون " لکھا ہے۔ (م ۱۷)

۷۔ قرآن کریم۔ مورخہ سنہ ۱۲۶۱ھ (م ۲۳)

۸۔ قرآن کریم۔ معہ فارسی ترجمہ بین السطور۔ آخر میں یوں لکھا ہے :-

"راقم الحروف عبدالضعیف سید ہاشم بن احمد بن محمد صفائی۔ مقام بیجاپور سنہ ۴۵ھ" لکھا ہے۔ (م ۳۳)

۹۔ قرآن کریم۔ قرآن کریم کا اول نصف حصہ جو اچھی حالت میں نہیں ہے جس کی ابتدا میں بہت عمدہ گلکاری ہے جو خاص کر بیجاپوری کام ہے اور دسویں صدی ہجری کا کام ہے۔

۱۰۔ قرآن۔ اول ۲۱ پارے ہیں۔ (م۔۲۶)

قرآن کریم بہت عمدہ مطلّا و مُذہّب، اس پر محض ایک مہر ملتی ہے جس میں یہ لکھا ہے

سید وجیہ الدین ابن شاہ عبداللہ گجراتی سنہ ۱۲۱۸ھ (م ۶۳)

۱۱۔ اس قرآنِ کریم کے نسخے میں اور کوئی خاص ندرت نہیں۔ (م۔۱۶)

۱۲۔ قرآن کریم کا نسخہ ہے مگر اس کے آخر میں لکھا ہے۔ کتاب تفسیر مواہب من تصنیفات الحسین واعظ کاشفی۔ (م۔۳۲)

۱۳۔ تفسیر قرآن کا ایک نامکمل حصّہ ہے۔ (م۔۴۵)

۱۴۔ تفسیر حسینی۔ بہت بڑی تقطیع پر ہے اور عمدہ نسخہ ہے۔ (م ۲۰)

۱۵۔ پنجسورہ۔ مگر نامکمل ہے۔ (م۔۳۷)

کتب اوراد

۱۶۔ حزب الاعظم۔ یہ دراصل حزب الشریف والورد المنیف معلوم ہوتی ہے۔ جو شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ متوفی سنہ ۵۶۱ھ کی ہے مگر یہ بالکل معمولی نسخہ ہے۔ (م۔۶۲)

۱۷۔ مجموعہ اوراد۔ کیونکہ بغور یہ بھی کچھ اوراد کی کتاب معلوم ہوتی ہے۔ (م۔۶۱)

۱۸۔ دلائل الخیرات ۔ یہ عام مشہور مجموعۂ اوراد و وظائف ہے۔ مگر یہ نسخہ ۱۱۳۸ھ کا لکھا ہوا ہے ۔ اور آخر میں یوں ہے :۔

"علیٰ ید الفقیر الحقیر السید حسین بن عبداللہ علوی بن احمد العیدروسی نفع اللہ بہم" (م ۔ ۶۶)

۱۹ ۔ دلائل الخیرات ۔ اس مخطوطہ میں اصل متن دلائل الخیرات کے علاوہ مکہ معظمہ اور مدینۂ منورہ کے نقشے بھی علم المرایا کے تحت دیے گئے ہیں۔ جن سے اندرون کعبہ اور مدینہ واضح ہیں ۔ ان کے بنانے میں صاحبِ فن نے اپنی پوری قابلیت کا ثبوت دیا ہے۔ اس مخطوطہ پر کسی تاریخ وغیرہ کا پتہ نہیں چلتا ۔ مگر عادلشاہی دور کا آخر زمانہ ضرور معلوم ہوتا ہے ۔ (م ۴)

۲۰ ۔ دلائل الخیرات ۔ بہت معمولی سی ہے ۔ (م ۔ ۶۵)

کتب فقہ

۲۱ ۔ کتاب فقہ ۔ اس کے ابتدا سے کچھ معلوم نہیں ہوتا ، مگر اس کے آخر میں یوں ملتا ہے :۔

اتمام تالیف ایں کتاب "فقاہت فردیۃ فی احکام الشرعیۃ" بعد از نماز جمعہ نہم شہر ذی القعدہ سنہ یکہزار و یکصد و پنج من ہجرۃ النبویۃ درزمان دولت اعلیٰ حضرت سلطانی زیور صاحب قرانی سراج الدین من خلفاء الراشدین .... السلطان بن السلطان محمد عالمگیر بادشاہ غازی

اس کے دوسری طرف یوں ملتا ہے ۔

شاہ محمد عادل کاتب فقیر حقیر پیر دستگیر عظامی الشیخ محمد ابن الشیخ برخوردار صوبہ دار السلطنۃ لاہور عرف پنجاب سکنہ پرگنہ سیالکوٹ ۔ بست و پنجم جمادی الآخر ختم اللہ بالخیر والظفر سنہ ۴۲ھ جلوس والا زمان اورنگ زیب عالمگیر روز جمعہ بعد نماز جمعہ در گجرات قلمی نمود

سرانجام دادہ

بنابریں تراب اقدام اہل اللہ محیی الدین ابو محمد عادل قادری الحسینی ولد میر محیی الدین محمد قادری بن حضرت سید محیی الدین قادری بن سید محمد . . . . من حضرت قطب الاقطاب . . . شاہ محیی الدین ابو محمد عبدالقادر . . . . (م ۷)

۲۲۔ **مجموعہ ھند**۔ یعنی قدیم دکنی زبان میں ہے۔ چکی نامہ وغیرہ۔

ابتدا:۔ الحمد للہ رب العلمین . . . . . . ایں فقیر میر سید حسن محمد اہل کلام ہندی خواندو تکلیف کردند۔

چکی نامہ۔ ابتدا: صفت میں کرونگی داتا و سبحانہ

چکی نامہ شیخ احمد . . . . . اس کا خاتمہ یوں ہے۔

تمت تمام شد رسالہ چکی نامہ الخط۔ معجری بسلطان نوشتہ

اس مخطوطہ کا اختتام۔ یہ کتاب مصنفہ چکی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اکثر مقام پر یہ لفظ بطور تخلص آیا ہے۔ (م ۷۰)

۲۳۔ "**پند نامہ**" اس کی ابتدا یوں ہے۔

حمد گویم بیعد مر خالق جن و بشر بولوں صفت میں بے گنت اس خالق جن بشر
کردہ معلومات آسماں ہم اختراں شمس و قمر نردھار کر آسماں رکھیا تارے او ج چند اقمر

غرضکہ اس پند نامہ میں ایک مصرع فارسی ہے اور دوسرا اس کا ترجمہ ہندی میں اسی بحر اور طرز پر ہے جس سے مل کر پورا شعر بنتا ہے۔ اور فارسی نظم پند نامہ ۱۰۹۵ھ میں تصنیف ہوا تھا جیسا کہ اخیر اشعار میں یہ تاریخ دی ہے۔

عام طور پر پند نامہ عطار مشہور ہے جو ۶۲۳ھ کی تصنیف ہے اور اس کا ابتدائی شعر

یہ ہے ؎ حمد بیحد مر خدائے پاک را ٭ آنکہ ایماں داد مشتِ خاک را۔ اس لیے یہ اس کے علاوہ ہے۔ (م۔۶۰)

۲۴۔ رسالۂ میت۔ یہ چھوٹی تقطیع پر ہے۔ اس کا مقدمہ یوں شروع ہوتا ہے۔

بدانکہ ایں ترتیبات میت است از کتب فقہ معتبرہ واز اسانید صحیحہ برآوردہ الخ (م ۴۴)

۲۵۔ صفت ایمان۔ یہ عام کتاب چھوٹی تقطیع پر سوال وجواب کی صورت میں ہے۔ اس کا مصنف محمد باقر ولد محمد اسحاق ساکن اکبرآباد ہے۔ جیسا کہ اس کے آخر میں لکھا ہے۔ خط معمولی اور تاریخ ندارد۔ (م۔۴۹)

۲۶۔ مفتاح الجنان۔ یہ نسخہ مشہور مفتاح الجنان مصنفہ محمد مجیر بن وجیہ الدین کا دینیات میں معلوم ہوتا ہے اور یہ ۸۸۶ھ میں تصنیف ہوا۔ اس کے آخر میں یوں لکھا ہے " ہذا الکتاب من مملوکات الفقیر الحقیر العبد الراجی الی رحمۃ اللہ الغنی۔

"کاتبہ الفقیر الحقیر دوست محمد بن ملا محمد سمرقندی نوشتہ" تاریخ وغیرہ نہیں ہے مگر غور دیکھنے سے یہ دسویں صدی ہجری کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کاغذ بھی دبیز ہے۔ (م۔۱۷)

۲۷۔ راحۃ الواعظین۔ اس کا مقدمہ یوں شروع ہوتا ہے:۔

بسم اللہ۔ الحمد للہ رب العالمین وطوبیٰ للعابدین والصلوٰۃ علیٰ رسول۔ میگوید بندۂ ضعیف مبارک فیض اللہ شامی ..... دریں اوراق نبشتہ آمد راحت الواعظین نام نہادہ شد ۲۴ ابواب پر منقسم ہے۔ اس کا آخری حصہ عقوبت پر ہے۔ اور اس پر ایک مہر محمد ابن سید حسن کی ہے ایک مہر اور ہے جس پر ۱۱۳۲ھ ہے۔ اس کے ہمراہ چند اوراق نظم میں ملحق ہیں جو نامکمل معلوم ہوتے ہیں۔

غرضکہ اس مجموعہ میں عام فقہ کے مسائل ہیں۔

رسالہ تمام کردم مبدا و معاد نام نہادم وچوں کشف الحقائق مطول بود۔

اس کے آخر میں یوں درج ہے۔

"تمام شد رسالہ زبدۃ الحقائق فی کشف الدقائق فی شہر ذی حجۃ الحرام بتاریخ ششم شہر مذکور ۱۲۴۸ھ"

ایک اور مختصر سی تحریر ہے۔ نوید — نواب محمد یوسفی — (م-۱۴۱)

کتب تصوف

۲۸۔عشقیہ۔ یہ رسالہ قاضی حمید الدین ناگوری کی کتاب مسمیٰ عشقیہ ہے۔ مگر اس کے مطالعہ سے اس کا کہیں کچھ پتہ نہیں چلتا۔ اس کے آخر میں یہ اشعار درج ہیں۔

پیر ما عبداللہ شاہ قادری دردوگوئی ہست مارا شافعی
ہیچ قدرے من ندارم بندگی جز امیدت رحمتے پائندگی
ایں کتابے را نوشتم شوق جاں لیک برخاطرے جملہ جہاں
ایں غضنفر خاک پائے کوئے دوست ہرچہ ہست۔۔ دائم کہ اوست"

۲۹۔روشن دل۔ اس نسخہ عشقیہ کے ساتھ ایک اور مخطوطہ روشن دل بھی مجلد ہے جس کی ابتدا یوں ہے۔

الحمد للہ رب العالمین والمتقین — اما بعد چنیں گوید بندہ ضعیف حمید افغان ساکن مصطفیٰ آباد عرف جونرہ کہ چند سخناں در راہ سلوک گفتہ شدہ — میاں شیخ عبداللہ رسانیدہ۔ اخیر۔ تمت تمام شد کار من نظام شد ایں کتاب روشن دل در ماہ رمضان قریب شد بروز عید۔ ساکن امتیاز گڈھ عرف ادہ نی۔ (م-۵۷)

۳۰۔ مجمع البحرین۔ یہ نسخہ نامکمل سا ہے گو مجمع بحرین معلوم ہوتا ہے اور کافی خوشخط مطلا ہے

ہے۔ ایک جگہ یوں ہے۔

مدح حضرت خاقانی سلیمان مکاں مہر سپہر سروری سلطان شاہ اسمٰعیل حیدری ——

معا باسم شریف —— "

فارسی میدان طلب از فارسی است ورم شاہ عرب ایں فارسی است

بندہ محمود دم وسر تا قدم خلیفہ شد از خدمت ایں درحرم

لطف وے از دجلہ خوں برکنار کشتیم آورد گہر در کنار

برلب بحر از ہمہ سو خار غم رستہ از ناوک و سوفار غم

شرط شد از ہمت محمود باد آخر کار ہمہ محمود باد

بخشید مرا از لطف بسیار چو کافی دہ ہزار دینار

تا ہست فلک بقائے شہ باد در دست ملک دعا شہ باد

تم الرسالہ الشریفہ بعون اللہ تعالیٰ ۹۷۳

ایک بات ضرور واضح کرنی چاہیے کہ یہ مخطوطہ بالکل ایرانی ہے۔ (م ۲۲)

۳۱۔ الخزینۃ الثالث یا خزینہ: بعوز مطالعہ سے تصوف میں معلوم ہوتی ہے اور مقدمہ میں اس کا نام خزینہ درج ہے۔ (م ۹)

۳۲۔ "مخزن جواھر الاسرار فی حل غوامض جوھر شطار" یہ نسخہ برہانپوری ۱۰۳۱ھ میں لکھا گیا تھا۔ دراصل یہ مخطوطہ محمد غوث گوالیاری کی تصوف کی کتاب جواہر خمسہ یا رسالہ غوث ہے۔ اس کے علاوہ ایک رسالہ عہد طباری اور عقائد صوفیہ یعنی رسالہ شیخ جمالی بھی ہیں جو بہت اہم صوفیائے کرام کے سلسلہ میں ہیں۔ (م ۵۲)

۳۳۔ شرح گیلانی: ابتدا۔ الحمد للہ —— بعد حمد و صلوٰۃ گوید بندہ حمد ابراہیم بن محمد گ

کہ حضرت رسالت . . . . مگر اس کے آخر میں یوں ملتا ہے۔ "نسخہ المسمیٰ شرح گیلانی ۱۰۰۰ھ" ایک مہر گول ہے جس میں صاف یوں کندہ ہے:۔ "احمد کرت ابن محمود احمد ۱۰۸۱ھ" مالکہ و صاحبہ سید احمد بن سید محمد۔ (م ۴۴۳)

۳۴۔ "گنج العارفین" یہ نہایت عمدہ مجلد نسخہ ہے اور جلد بالخصوص قابل ذکر ہے جو ایک خاص انداز میں خاص عہد اسلامیہ کی جلد بندی کا طرز ہے اور اندر صفحات پر گلکاری اور زرفشانی بھی ہو اس کے آخر میں یوں لکھا ہے۔ "محمد امین ولد زین العابدین نواب مصطفیٰ خاں لاری بیجاپوری" میرے خیال میں یہ عطار کی گنجینۂ عرفان کا ایک جزو ہے۔ جیسا کہ اس کے اندر ایک جگہ کچھ اسی قسم کا لکھا بھی ملتا ہے اگرچہ واضح نہیں ہے۔ (م ۔ ۶)

۳۵۔ کتاب بحر المعانی ۔ یہ مخطوطہ بالکل معمولی ہے اس کے ساتھ ابتدا میں اور آخر میں اور بھی کچھ تحریریں ہیں جو قدرے ضروری معلوم ہوتی ہیں۔ بحر المعانی دراصل سید محمد بن جعفر کی تالیف ہے۔ (م ۔ ۸)

کتب منظومات

۳۶۔ کلیات یا دیوان شیخ سعدی ۔ یہ عام نسخہ کلیات سعدی کا ہے مگر اتفاق سے مکمل ہے اور عمدہ ہے۔ اس میں کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ اس کے آخر میں یوں ہے "تمام شد ملک شمس الدین تاریکوی ۔ معہ رسالا تھا" (م ۲۴ و م ۴۲)

۳۸ کلیات خسرو ۔ یہ نسخہ مطلا مذہب ہے اور اس پر نام مطلع الانوار درج ہے۔ مگر ورقہ ورقہ ہو رہا ہے۔ اتفاق سے مصور بھی ہے۔ بغور دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ کلیات خسرو کا نسخہ ہے اور اب یہ ضائع ہو رہا ہے۔ اس کے اندر یہ بھی ملتا ہے:۔

"تم الکتاب الصواب الموسوم بشیریں خسرو فی الرابع وعشرین من شہر رجب المرجب سنہ ۹۹۹م"

علی ید العبد درویش علی الانصاری غفراللہ لہ و لوالدیہ (م ۴۹)

۳۹۔ دیوان باقر۔ یہ دیوان عمدہ طریق پر کتابت شدہ ہے اور ہر حالت میں مکمل ہے اس کے آخر میں یوں لکھا ہے:-

بتاریخ بست و یکم شہر شوال در بلدۂ فاخرہ لاہور باتمام برسرنت فقیر حقیر محمد حسین سنہ ۱۰۲۳ھ

باقر خاں دراصل عہد جہانگیری میں ہندوستان آیا اور یہاں جہانگیر اور شاہجہاں کے زمانہ میں رہا جبکہ اس نے اپنی غزلیات کا مجموعہ تیار کیا۔ اس کا پورا نام یہ ہے "مرزا محمد باقر نجم ثانی" اس کے کلام سے اس عہد کے ہند کی تاریخ پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ (م ۵۰)

۴۰۔ نظم خاقانی۔ اس نسخہ کو دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ (م ۴۴)

۴۱۔ دیوان اسیر۔ اس کو غور سے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ تمام کا تمام دیوان اسیر یعنی جلال الدین اسیر بن مرزا مومن اصفہانی متوفی سنہ ۱۰۴۹ھ کا ہے۔ اس کی تقطیع چھوٹی ہے مگر باہر دیوان ہاتفی و دیوان اسیر لکھا ہے۔ (م ۱۱)

۴۲۔ بوستان سعدی۔ یہ نسخہ چھوٹی تقطیع کا ہے۔ شیخ سعدیؒ متوفی سنہ ۶۹۱ھ نے اسے سنہ ۶۵۵ھ میں لکھا۔ مگر اس نسخہ میں کوئی خاص ندرت نہیں ہے۔ اور نہ تاریخ وغیرہ ہے۔ (م ۴۰)

۴۳۔ یوسف زلیخا جامی۔ یہ نسخہ بہت ادنیٰ درجہ کا ہے اور کوئی خاص اہمیت اس کے اندر نہیں ہے۔ مشہور مولانا جامیؒ متوفی سنہ ۸۹۸ھ نے اسے سنہ ۸۸۸ھ میں لکھا تھا۔ (م ۴۷)

۴۴۔ خمسۂ نظامی۔ یہ عام مکمل نسخہ خمسہ ہے مگر اس کی ابتدائی لوح اور دو صفحے خوب مطلا و مذہب ہیں۔ اس کا خاتمہ یوں ہوتا ہے۔

تم الکتاب خمسہ نظامی فی لیلۃ العشرین شہر محرم الحرام سنہ عشرین و تسع مائۃ الہجریۃ علی ید العبد الضعیف النحیف المحتاج الی رحمۃ اللہ الملک الغنی محمود بن نقیہ احمد بن محمد الکاتب الاخوری حامداً

(م ۱۰) وصلیٰ

۴۵۔ سکندر نامہ بحری۔ مگر اس کے اندر شرفنامہ یعنی سکندر نامہ لکھا ہے جو ۱۱۸۸ھ میں لکھا گیا۔ (م ۴۴)

۴۶۔ دیوان محبّ۔ جس کے ابتدائی صفحہ پر لوح میں "از بی با خبر داشتہ" لکھا ہے۔ (م ۵۰)

۴۷۔ خیالات ملا سعید اشرف۔ اس کے اندر یوں مذکور ہے۔ "بملکات العبد الا (؟) مرزا عبد اللہ کلیات ملا سعید اشرف بخط الیشان"۔ یہ نسخہ نہایت عمدہ نستعلیق میں لکھا ہوا ہے۔ اور اس پر ایک مہر بھی ہے جس میں یہ لکھا ہے "افوض امری الی اللہ عبدہ محمد عبد اللہ سنہ ۱۱۶۲ھ"

اتفاق سے یہ نسخہ کلام استاذ شہزادی زیب النساء ہر حیثیت سے مکمل ہے اور اس کی مختصر سی تفصیل ذیل میں درج ہے۔ اس کی ابتدا یوں ہے

کردہ ام نام خدا مطلع و دیوان ثنا مطلعے نیست بعالم بہ از این نام خدا

اور اس کے چند ابواب یا عنوانات یہ ہیں:۔

در مدح امام ثامن علی بن موسیٰ۔ در مدح صاحب الزمان۔ در مدح استاذی قوام الاناعی آقا حسین خوانساری۔ در مدح استاذی شیخ الاسلام مرزا قاضی۔ در مدح استاذی ملک الشعراء مرزا صائب۔ در مدح اعتماد الدولہ العلیہ خلیفہ سلطان۔ در مدح نواب علیہ زیب النساء بیگم۔ در طلب نواب اشرف اعلیٰ سلطان حسین مدظلہ۔ در تہنیت قدوم خالوے خود آخوند ملا عزیز اللہ سفر روم گفتہ۔ در مرثیہ تاریخ فوت جد امجد اخوند ملا محمد تقی مجلسی در سال ر ع غ (۱۰۷۰ھ) واقعہ شد گفتہ۔

مقطعات:۔ قطعہ یاقوت۔ در قدغن شراب گفتہ۔ تاریخ آئین پل نو حسب الامر شاہ عباس ثانی۔ تاریخ جلوس شاہ سلطان حسین مدظلہ۔ در طلب عطر از سرکار نواب علیہ زیب النساء بیگم۔ بزیب النساء بیگم نوشتہ۔ در معذرت بیاض آب افتادن بزیب النساء بیگم۔ در شکایت کم التفاتی بزیب النساء بیگم۔ در تاریخ وفات آقا رشید ے خویش و مرزا صائب کہ در یکسال واقع شدہ

تاریخ کشتہ شدن میر شمس الدین محمد گستار۔ تاریخ کشتن پا یاب خاں افغان دربان خاں را بحکم نواب امیر خاں ۔ مقامات ۔ ساقی نامہ ۔ بحر خسرو شیریں ۔ بحر ھفت پیکر ۔ بحر مخزن الاسرار ۔ بحر لیلی مجنوں ۔ بحر مثنوی ملا ۔ بحر تحفۃ الاحرار ۔ در نصیحت فرزند خود از ہند فرستادہ ۔ قضا و قدر ۔ تعریف چراغاں دامادی اعظم ۔ تعریف ناز بآتش نرگسی دوز اختراع زیب النسا بیگم ۔

غزلیات ۔ مطلع ۔ وحسن مطلع ۔ رباعیات —— آخیر

اشرف تو کیست نکتہ رانی رانی　　اسرار رموز حبا و دانی رانی

ہر چند کہ مانند نداری درخط　　در شیوۂ تصویر بمانی مانی

۴۸ درمکنون ۔ انتخاب مثنوی ۔ اعنی عبدالفتاح الحسینی العسکری مجموعہ را موسوم بدرمکنون کرد —— سرافرازی ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ ۔

اس کی اول نظم میں یوں ملتا ہے ؎

بادا ز فضل و جود عالمگیر　　بادا ز فیض و لطف شاہ زماں

بخت سور و رعب آسودہ　　ملک معمور و نور دل خنداں

بہادم نام ایں در مکنون　　تا ندرمن نسخہ ایں کونؔ؟

اتمام تالیف مثنوی معنوی مسمیٰ درمکنون روز دوشنبہ وقت ضحیٰ بیستم شہر ذی القعدہ سنہ یکہزار و ہفتاد و پنج ہجری النبوی در دار الملک شاہ جہاں آباد کہ مخصوص است ۔

ایک اور مخطوطہ ملحق ہے جس کا اخیر یوں ہے " سوم ماہ شوال سنہ ۱۰۹۲ھ اندروں قلعہ شہر پناہ دولت آباد در عمل قلعہ داری خان والا شان سید مبارک خاں بجہت صاحبزادہ برگزیدہ اولاد نبی وولی سید شبیر علی ۔ نوشتہ شد کاتبہ علی خان ۔

۴۹ جواہر اسرار اللہ ۔ اور اسی مخطوطہ کے ساتھ ایک اور مخطوطہ اسی ہاتھ کا لکھا ہوا

لحق ہے جو دراصل شاہ علی گادھنی کی کتاب جواہر اسرار اللہ کا نسخہ ہے اور میں نے اس کا مقدمہ
احتیاطاً نقل کر لیا۔ جو یہاں پیش کیا جاتا ہے اور یہ خالی از دلچسپی نہیں :۔

"وبہ اتقی الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ علی سلطان
المرسلین خاتم النبیین حبیب رب العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد حمد و درود میگوید بندۂ حقیر کی از کمینہ مریدان و خاک روبان
تاج العاشقین شاہ عمر مظہر رحمۃ اللہ ابن حضرت غوث الثقلین شاہ علی نور اللہ المسمیٰ ابو الحسن
شیخ محمد ابن عبد الرحمٰن القرشی الاحمدی کہ مکاشفات حضرت بندگی سیدی و مرشدی و شیخی و شیخ
العالم المخاطب من حضرت اللہ تعالیٰ بخمسہ عشر قطاب و بعضے ازاں قطب اقطاب العالم غوث الاعظم
سلطان العارفین شاہ علی محمد شفیق اللہ الحسینی الاحمدی ابا الحسنی القادری اما ابن حضرت قطب بن
العالم شاہ ابراہیم جمال اللہ ابن حضرت غوث الثقلین شاہ علی نور اللہ ابن حضرت غوث ... تھے۔ ظاہر
شاہ عبد الرحیم محبوب اللہ ابن حضرت امام الافراد شاہ عمر جلیس اللہ ابن حضرت سلطان کے انتخاب
شاہ ابراہیم کنز معرفۃ اللہ ابن امام الافراد سید محمد معدن حجۃ اللہ ابن حضرت غوث کے رحم و کرم پر تکیہ
العارفین سلطان سید احمد کبیر معشوق اللہ الحسینی الموسوی ابا الحسینی الرفاعی رضی اللہ کی تمام جد
سے
بلسان دربارہ جوہر نثار بطریق نظم بالفاظ گوجری بزبان مبارک خود فرمود در بیان اثبات
واحدیا دلائل و براہین عقلی و نقلی و تمثیلات آں و اسرار اللہ تعالیٰ کہ دریں مختصر
ملفوظ را بکتاب جواہر اسرار اللہ نام داشتم و صلی اللہ علی خیر خلقہ
وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

اول نظم یوں شروع ہوتی ہے ... اپنی
۵۵
مکاشفات دربار ... حمایتی نامہ کا ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی

آپیں کھیلوں آپ کھلاؤں　　آپیں آپس لیگل لانون

اس کے کل ۸۴ اوراق ہیں فی صفحہ دس سطور ہیں۔

شاہ علی جیوگام دھنی متوفی ۹۷۳ھ سید احمد کبیر رفاعی کی اولادیں ہیں اور قطب عالم شاہ ابراہیم بن شاہ عمر الحسینی الاحمدی کے فرزند ہیں اور جواہر اسرار اللہ کی دو اشاعتیں ہیں پہلی اشاعت شاہ علی جیوگام دھنی کی زندگی میں تیار ہوئی جسے اُن کے مرید شیخ حبیب اللہ ابن عبدالرحمن القریشی الاحمدی نے کی۔ دوسری اشاعت آپ کے نبیرہ سید ابراہیم ابن شاہ مصطفےٰ حبیب اللہ شاہ علی محمد نے کی جو آپ کے مرید بھی ہیں (اورنٹیل کالج میگزین فروری ۱۹۳۱ء)

گر مقدمہ مندرجہ بالا از مخطوطہ بیجاپور میں بجائے شیخ حبیب اللہ ابن عبدالرحمن کے ابوالحسن

کرد۔ ابن عبدالرحمن القریشی زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔

(م۔۲۲)

اس چند اوراق نظم جو بہت عمدہ خوشخط لکھے ہوئے ہیں۔ مگر ان میں کوئی خاص بات نہیں ہے

بہ نوی شریف کا نسخہ ہے۔ اور بہ ۱۰۳۰ھ کا لکھا ہوا ہے جیسا کہ آخر میں درج ہے۔ سائز

یخ۔

خاقانی۔ متداول نسخہ ہے مگر ورقہ ورقہ ہو رہا ہے۔ اگرچہ مطلا و

فاقانی مرا ہے۔

کمال الدین خاقانی رحمۃ اللہ علیہ

(م۔۳۱)

دولت آباد در...

مولی سید شبیر علی۔ نوشتہ شدکا ب

۵۶

۴۹۔ جواہر اسرار اللہ۔ اور اسی ...